رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

ہر انگریزی ۷ ۔ ۱۴ ۔ ۲۱ ۔ ۲۸ تاریخ کو قادیان دارالامان سے نکلتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

بدر

قادیان

ایڈیٹر: میر قاسم علی احمدی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۱۸ | قادیان مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۳۳ء مطابق ۱۶ جمادی الاول ۱۳۵۲ھ | نمبر ۲۱

سلسلہ کی خبریں

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ بخیریت شام ۲ ستمبر کی شام کو پالم پور سے رونق افروز دارالامان ہوئے۔ اور ۳ ر کی صبح کو کشمیر کمیٹی کے اجلاس کیلئے لاہور تشریف لے گئے۔ جہاں سے ۵ ستمبر کو مع الخیر واپس دارالامان میں تشریف لے آئے۔ حضور کی صحت بفضلہ تعالیٰ قرین حمد ہے۔

(۲) ۲ ستمبر کو برادرم واحد حسین صاحب گیانی کی شادی کی تقریب پر ان کے ساتھ خاکسار ایڈیٹر فاروق جالندھر گیا تھا۔ اور ۴ ر کو وہاں سے واپس آیا۔ گیانی صاحب کو رخصتانہ مبارک ہو۔ آمین۔

(۳) مخدومی مولانا محمد ابوالحمید صاحب وکیل ہائیکورٹ حیدرآباد دکن عرصہ دراز سے علیل ہیں۔ جس کی وجہ سے کاروبار وکالت بھی بند ہیں۔ احباب ان کی صحت کامل اور درازی عمر کیواسطے درد دل سے دعا فرمائیں۔ مولانا ممدوح نہایت مخلص فرد اور جماعت حیدرآباد کے معزز رکن و امیر جماعت ہیں۔

(۴) جن احباب کے ذمہ فاروق کا بقایا ہے۔ اور جن کے چندے ۳۱ ر اگست کو ختم ہو چکے ہیں۔ ان سب کے نام وی پی ارسال کئے گئے ہیں۔ براہ کرم وصول فرما کر ثواب حاصل کریں۔ (مینیجر فاروق)

چھ سو روپیہ ماہوار کمانیکے قابل بنا دینے کا ذمہ دار ہوں

جو لوگ تجارت پیشہ نہیں۔ ان کو اس بات کا یقین ہی نہیں آسکتا۔ کہ بیس روپیہ روزانہ تجارت کے ذریعہ کمایا جا سکتا ہے۔ مگر میں ان کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ میرا اعلان دھوکہ نہیں۔ فریب نہیں۔ اشتہار بازی نہیں۔ کہ جو آپ کو خاک دھول بکائن کے پھول ڈبہ میں بند کر کے وی پی کر دوں گا۔ اور آپ پوسٹ مین کو روپیہ دے کر وی پی وصول کرنے کے بعد پچتائیں گے۔ اگر آپ کو اس اعلان کا یقین نہ آئے۔ تو میرے پاس خود تشریف لائیے۔ اور دست بدست آمنے سامنے سنہ بہ سنہ پہلو بہ پہلو زانو بہ زانو آپ کے ہاتھ سے انگلینڈ۔ امریکہ۔ جرمنی جاپان کی ۳۵ قیمتی دستکاریاں سکھا دوں گا۔ ذرا غور تو کیجئے۔ انگریزی راج ہے۔ ذرا سی غلط بیانی پر دھوکہ دہی کا زیر دفعہ ۴۲۰ مقدمہ چل جاتا ہے۔ پھر بھلا دارالسلطنت دہلی اور پھر خاص چاندنی چوک میں بیٹھ کر مستقل دکان کھول کر ۱۹۱۳ء سے لے کر آج تک دھوکہ بازی کر سکتا ہوں۔ عقل سے کام لو۔ اور بدگمانی کو چھوڑ کر بیکار رہ کر ملک کو نقصان نہ پہنچاؤ۔ صرف پچیس تیس روپیہ کے قلیل سرمایہ سے چھ سو روپیہ ماہوار کمانے کے قابل بنا دینے کا ذمہ دار ہوں۔ المشتہر ڈاکٹر شفیع احمد پی۔ ایچ۔ ڈی ایڈیٹر رسالہ دستکاری دہلی محلہ بلیماران کے شروع میں سبیل کے اوپر میرے دفتر میں تشریف لا کر سیکھئے۔ جو لوگ یہاں نہیں آسکتے۔ ان کو بھی اسی ذمہ داری کے ساتھ بذریعہ تحریر دستکاریاں سکھاتا ہوں۔ قواعد کی کتاب کے لئے دو آنہ کے ٹکٹ روانہ کرو۔ یا دفتر میں آکر مفت مطالعہ کرو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بابو عبدالغنی صاحب کی لخت جگر کی وفات

جناب بابو عبدالغنی صاحب احمدی انبالہ شہر کا چھوٹا لڑکا عزیز عبدالباری بعمر ۴ سال مورخہ ۲۳ اگست کو فوت ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ چونکہ ہمارے دیرینہ تعلقات ہیں۔ اس لئے مجھے آپ سے اس صدمۂ جانکاہ میں گہری ہمدردی ہے۔ میری دعا ہے۔ کہ مولا کریم آپ کو اور آپ کے خاندان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ نیز نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ مرحوم کی مفارقت میں ذیل کے چند اشعار بے ساختہ دل سے نکلے ہیں۔ درج اخبار فرمادیں:۔

باغ عالم میں چلی کچھ اس طرح بادِ سموم
برگ و گل جتنے ہیں سب کے سب ہیں مرجھائے ہوئے
بلبلِ رنگیں نوا نالہ کشی میں محو ہے
تتلیاں حیران ہیں بھونرے ہیں گھبرائے ہوئے
ابرِ باراں رو رہا ہے اور شبنم اشکبار
داغ دل پر ہر گلِ تازہ نے ہیں کھائے ہوئے
نرگسِ شہلا کی آنکھیں ڈھونڈھتی ہیں اب تجھے
آتشیں رخسار سنبلوں کے ہیں کملائے ہوئے
حُسن۔۔ فطرت کی ہوئیں بے رنگ سب رنگینیاں
ہے مبدل نکہتوں سے عیش کی شیرینیاں
موت نے ہم سے جھپٹ کر تجھ کو اے لختِ جگر
کر دیا مصروف آہ و نالہ و زاری ہمیں
کونہ کونہ اب ہمارے گھر کا ہے ماتم کدہ
چرخِ ظالم نے دکھائی ہے یہ آزاری ہمیں
ہو نہیں سکتا طبیبوں سے قیامت تک علاج
تیرے مرنے سے لگی ہے ایسی بیماری ہمیں
عالم بالا میں تو ہے عالم فانی میں ہم
منقطع کرنا ہے مشکل فاصلہ بھاری ہمیں
عبدِ باری تُو تو جا پہنچا ہے باری کے قریب
خوں رلاتی ہیں مگر باتیں تیری پیاری ہمیں
پھول تو دو دن بہارِ جانفزا دکھلا گئے
حسرت ان غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے

(از مرسل دردمند شیخ محمد حسین آزاد احمدی انبالوی)

وصیتیں

وصیت ۳۶۷۳

منکہ سیدہ نصیرہ بیگم زوجہ مرزا عزیز احمد ایم اے صاحب قوم سید عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن قادیان ڈاک خانہ خاص تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۰ ۲/۳۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت میری کوئی جائداد غیر منقولہ نہیں۔ ہاں منقولہ جائداد بصورت زیور قیمتی مبلغ آٹھ صد روپے -/۸۰۰ نزد خود اور پانچ ہزار روپے مہر بذمہ میرے شوہر کے ہے۔ میں وصیت کرتی ہوں۔ کہ میری اس جائداد کے نیز میری وفات کے وقت جو بھی منقولہ یا غیر منقولہ میری جائداد ہو۔ اس کے دسویں حصہ کے لینے کی صدر انجمن احمدیہ قادیان حقدار ہوگی۔

العبد:۔ سیدہ نصیرہ بیگم عزیز دستخط بحروف اُردو

گواہ شد:۔ سید محمد اسحٰق مولوی فاضل قادیان بحروف اُردو

گواہ شد:۔ مرزا عزیز احمد بحروف انگریزی ؛

وصیت ۳۶۳۰

منکہ محمد رفیق ولد کرم الٰہی قوم لوہار عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن کلاسوالہ ڈاک خانہ خاص تحصیل پسرور۔ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۳ ۳/۳۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ آراضی سکنی پیمائشی ۱۶۲۲۵ فٹ واقعہ موضع کلاسوالہ محلہ ذیلدار جس کی قیمت کا موجودہ اندازہ قیمتاً مبلغ دو صد روپیہ ہے۔ نیز میرا گذارہ میری ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت اوسطاً -/۳۰ روپیہ ماہوار ہے۔ میں وصیت کرتا ہوں۔ میں اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ تا دم زیست داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ مذکور کرتا رہوں گا۔ میری موجودہ جائداد نیز میرے مرنے کے بعد میرے متروکہ کی ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی انجمن مذکور ہوگی۔

العبد:۔ محمد رفیق ملازم آرسنل راولپنڈی ؛

گواہ شد:۔ محمد فضل امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی۔

گواہ شد:۔ ایم۔ اے ایاز سیکرٹری انجمن احمدیہ راولپنڈی

وصیت ۳۶۴۴

منکہ اقبال بیگم زوجہ محمد رفیق قوم نجار عمر تخمیناً بیس سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۵۵۹ ڈاک خانہ چک ۵۹۲ تحصیل جڑانوالہ ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۰ ۳/۳۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ زیورات نقری وزنی چھیاسٹھ تولہ و زیورات طلائی وزنی دس تولہ نیز حق مہر مبلغ -/۲۰۰ صد روپیہ۔ میں وصیت کرتی ہوں۔ کہ اس تمام جائداد کے ۱/۱۰ حصہ یعنی ساتویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ زیورات نقری طلائی کی قیمت بصورت نقدی داخل کرنے کی بجائے میں ۶۶ تولہ چاندی کا ساتواں حصہ یعنی ۹ ۳/۷ تولہ دس تولہ سونا کا ساتواں حصہ یعنی ۱ ۳/۷ تولہ سونا داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ مذکور کرتی ہوں۔ حق مہر وصول ہونے پر اس کا بھی ساتواں حصہ داخل خزانہ کر دوں گی۔ نیز میرے مرنے پر اگر میری کوئی ترکہ ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ساتواں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط۔ والسلام ؛

العبد:۔ اقبال بیگم مذکورہ۔

گواہ شد:۔ ایم۔ اے۔ ایاز سیکرٹری انجمن احمدیہ راولپنڈی

گواہ شد:۔ محمد رفیق خاوند موصیہ ملازم آرسنل راولپنڈی

وصیت ۳۶۱۱

منکہ شبیر محمد ولد محمد عبداللہ صاحب قوم تیلی پیشہ دوکانداری عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۱ء ساکن بلاچور۔ تحصیل گڑھ شنکر ضلع ہوشیار پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۷ ۱۲/۳۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری ملکیت ایک مکان رہائشی ہے۔ جس کے میں چہارم حصہ کا مالک ہوں۔ مکان کی قیمت دو صد روپیہ ہے۔ میں اپنے حصہ کے ۱/۱۰ کی وصیت کرتا ہوں۔ کہ میرے مرنے کے بعد ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

(بقیہ مضمون دیکھو صفحہ ۱۲ کالم ۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فاروق

قادیان دارالامان مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۳۳ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

یاحیّ یاقیوم برحمتک استغیث

آزمایش کے لئے آیا نہ کوئی ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے
صف دشمن کو کیا ہم نے بحجت پامال
سیف کا کام قلم ہی سے دکھایا ہمنے

آلہی فیصلہ۔ خدائی فرمان

قل ما یعبؤا بکم ربی لولا دعاؤکم فقد کذبتم فسوف یکون لزاماً

خدائے قدوس رحیم وکریم قدیر ذوالجلال نے اولوالعزم مرسلین رسل عظام انبیاء کرام مامورین ذی احترام کو اپنی نیابت وخلافت کا تاج پہنا کر خلعت قبولیت بخش کر مبعوث فرمایا۔ تا اسی کے نام کا سکہ سارے عالم میں چلائیں۔ اور اس کے احکام وقوانین دنیا میں جاری کرائیں۔ عاجزوں، کمزوروں بے کسوں، بے بسوں، افتادوں کی دستگیری فرمائیں۔ اور دنیا کو اپنی تجلی نورانی، قوت یزدانی، طاقت ربانی، ہمت روحانی کے ذریعہ مہذب، دانا، ہوشیار، زندہ، بیدار۔ ترقی یافتہ، نجات یافتہ بامراد، کامیاب بنائیں۔

پس یہ خدا تعالےٰ کے بھیجے ہوئے مقدس حضرات آئے۔ اور بڑی شان سے آئے۔ ظاہر ہوئے اور خدائی نصرت، آلہی تائید، کے نشانات کے ساتھ ظاہر ہوئے۔

آہ، حسرت۔ افسوس، تعجب، حیرت، تاسف ان نادانوں پر، ان ضدیوں پر، ان مغروروں پر۔ ان متھوروں پر، ان بیماروں پر، ان بیکاروں پر، جو اپنی ہی غوایت، ضلالت، بطالت، مادیت، کثافت، کے باعث خدائی پیغام، وحی، ہدایت، نور سے الگ تھلگ، دور۔ نفور۔ مغرور، ہو کر ہلاک ہوئے۔ مرسلین، مامورین، ملہمین کے جمال، جلال، حال، قال، اسرار، انوار، دقایق۔ حقایق، آیات، نشانات کو نہ مان کر۔ نہ دیکھ کر، نہ سمجھ کر۔ ان پر ہنسی، ٹھٹھا ہنسی یا وہ گوئی، بے ہودہ سرائی کے تیر برسانے لگے۔ غیظ، غضب، غصہ، جھنجھلاہٹ، کے ہتھیار لیکر ظلم، ستم، جور، جفا، جدال، قتال کا میدان قائم کرنا چاہا۔

پس عالم جبروت سے ندا آئی۔ قصر لاہوت سے صدا اٹھی، جو ملکوت سموات وارض میں گونج کر، دنیا ناسوت کو ہلا گئی، اور گوشہ گوشہ میں ایک تھلکہ پڑ گیا، خدا۔ ذرہ۔ ذرہ کا خالق ومالک خدا، اپنی سطوت، جلال، شان استغنا، کے ساتھ اک دل ہلا دینے والا فرمان بھیجتا ہے۔ قل ما یعبؤا بکم ربی لولا دعاؤکم فقد کذبتم فسوف یکون لزاماً۔ کہ اگر تم میں عاجزی، انکسار، بندگی نہیں تو جاؤ خدا کو بھی تمہاری کوئی پرواہ نہیں۔ وہ غنی ولا نیاز ہے، تمہارا انکار، تمہاری تکذیب، تمہارے ہی لئے طوق لعنت بنکر تمہیں مجرم، قابل سزا، لائق تعزیر، مستوجب عذاب، ٹھہرا چکے ہیں۔ الم نھلک الاولین ط ثم نتبعھم الاٰخرین ط کذالک نفعل بالمجرمین ط ویلٌ یومئذٍ للمکذبین خدا فرماتا ہے۔ ہم اگلوں کو بھی ہلاک کر چکے ہیں۔ پھر پچھلوں کو بھی ان کے پیچھے لگائیں گے، ہم مجرموں کے ساتھ قانوناً یہی معاملہ کرتے ہیں۔ پس جھٹلانے والوں کی ہلاکت، خرابی، رسوائی ہے، دیکھو، دیکھو۔ یوم الفرقان، روز عدالت، انصاف کا دن، فیصلہ کی ساعت، صبح قیامت، نزدیک بلکہ نزدیک تر ہے۔ الا ان موعدھم الصبح الیس الصبح بقریب ط

انسانو، سوچو اور خوب سوچو، تم کیا کر رہے ہو۔ کدھر جا رہے ہو۔ لوگو، دیکھو اور پھر دیکھو، تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ کیا کہہ رہے ہو، کہاں دوڑتے ہو، کیوں بھاگتے ہو، آہ۔ خدا کا منادی ندا دیتا ہے اور تم کان نہیں دھرتے۔ نہیں سنتے پر نہیں سنتے۔ الیس منکم رجلٌ رشید ط

ہوشیار، ہوشیار۔ خبردار خبردار۔ سنو سنو اور جلد سنو حضرت رب العزت جل جلالہ تم سے انتقام کا اعلان فرماتا ہے۔ ومن اظلم ممن ذکر بایات ربہ ثم اعرض عنھا انا من المجرمین منتقمون بے شک بے شک وہ بڑا ظالم ہے جسے آیات وفرمان آلہی سنایا جائے۔ اور وہ منہ پھیر لے، خدا فرماتا ہے یقیناً یقیناً ایسے ظالم مجرموں سے ہم ہی انتقام لینگے۔

پس اے عقلمندو۔ اے سوچنے والو، انکار میں جلدی نہ کرو، تکذیب میں تعجیل نہ کرو، جھٹلانے میں عجلت نہ کرو، دلائل، بینات، نشانات، دیکھو، سنو، پڑھو، غور کرو۔ تحقیق میں لگ جاؤ۔ تدقیق میں ڈوب جاؤ۔ سنبھل جاؤ۔ ہوشیار ہو جاؤ، بیدار ہو جاؤ۔ لیٹے ہو بیٹھ جاؤ۔ بیٹھے ہو تو کھڑے ہو جاؤ۔ کھڑے ہو تو چل پڑو۔ چلے ہو تو جلد جلد قدم بڑھاؤ۔ اور اس محبوب، مطلوب، امام وپیشوا کے قدموں سے چمٹ جاؤ۔ جس کے تم مدتوں سے منتظر تھے۔ جس کے دیکھنے کے لئے بڑے بڑے بزرگان دین شوق وتمنا رکھتے تھے۔ اور جس کے لئے اولیاء عظام اسلاف کرام تڑپ تڑپ کر دعا مانگتے تھے۔ وہ آگیا بڑی شان سے آگیا۔ وہ دنیا کا ہادی امام مہدی آ گیا، سردار باوقار۔ آقا نامدار۔ خدائی کے تاجدار ہمارے سرکار حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نائب ووارث وخلیفہ آگیا، وہ دنیا کا آفتاب۔ وہ عالم کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آفتاب، وہ عالم کا ماہتاب، وہ ہستی کی بستی کا روحانی
حکمران وہ حَکَم و عدل آگیا۔ وہ خدائی پہلوان جری
اللہ فی حلل الانبیاء مسیح موعود آگیا۔ کون
وہ سوتے ہوؤں کو جگا دینے والا
وہ مرتے ہوؤں کو شفا دینے والا
وہ روتے ہوؤں کو ہنسا دینے والا
وہ مردہ دلوں کو جلا دینے والا
جلایا ہے اب اس نے دیں الٰہی
دکھائی ہے شانِ رسالت پناہی
وہ دنیا میں اسلام پھیلانے والا
بڑا نام اللہ سے پانے والا
وہ شرک و ضلالت مٹا جانے والا
وہ احمد زمانے میں کہلانے والا
شب و روز دنیا میں چرچا ہے جس کا
وہ عالم میں اک شور برپا ہے جس کا
رولاتی ہے ہستیوں کو تنذیر اس کی
ہنساتی ہے روحوں کو تبشیر اس کی
حقائق کی بارش ہے تقریر اس کی
معارف کا دریا ہے تحریر اس کی
وہ شمع ہدایت وہ نور مجسم
بروز جناب نبیؐ مکرم

اُس نے تمام دنیا کو پکارا۔ اپنے مقابلین کو للکارا جملہ منکرین اسلام۔ سارے مخالفین دین کو بلایا۔ مگر کوئی نہ آیا پر نہ آیا۔ ہاں ہاں جو کوئی اٹھا بھی تو آخر ہار کر میں جا گرا۔ ڈاکٹر الگزنڈر ڈوی امریکن کا واقعہ یاد کیجئے۔ جو کہتا تھا۔ کہ مجھے مسیح یسوع نے اس لئے بھیجا ہے۔ کہ اسلام کو پاؤں سے مسل ڈالوں۔ لیکن آخرش حضرت مسیح موعود سے مقابلہ کرتے ہوئے فالج میں مبتلا ہو کر بڑی ذلت کے ساتھ دنیا سے سٹ گیا۔ پادری عبداللہ آتھم کا انجام غور سے دیکھو۔ کہ حضرت مسیح موعود کے مقابلہ میں کیا کس طرح فنا ہوا۔ محمدی بیگم نے جب یہ نعرہ بلند کیا۔ کہ ؎

اے دے منکر از نشان محمدؐ
بترس از تیغ بُران محمدؐ

کرامت گرچہ بے نام و نشان است
بیا بنگر ز غلمان محمدؐ

(یہ سنکر)

پنڈت لیکھرام آریہ مسافر

اٹھا۔ اور اشتہار و اعلان کے ساتھ بولا۔ کہ میں کسی دانا کے مقولے پر کہ دروغ گو را تا بدروازہ باید رسانید عمل کر کے مرزا صاحب کے آخری التماس کو بھی منظور کرتا ہوں۔ اور مباہلہ کو یہاں طبع کرا کر مشہور (لیکھرام کی کتاب خبط احمدیہ صفحہ ۳۴۲) اس مقابلہ و مباہلہ کا نتیجہ ظاہر۔ بدیہی اور عیان ہے لیکھرام اس مباہلہ کے اثر اور حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی کے ماتحت ۶ مارچ ۱۸۹۷ء میں دن دہاڑے باوجود پہرے اور حفاظت کے عجل جسد لہ خوار لہ نصب و عذاب۔ کے مطابق (جو پیشگوئی کے الفاظ ہیں) خدا کے قہری ہاتھ سے ہلاک ہوا۔ اور حضرت مسیح موعود کی سچائی اور اسلام کی صداقت کا نشان بنکر ہمارے اور آریہ سماج کے درمیان قطعی اور آخری سچا فیصلہ کر گیا۔ یہ ہے خدائی فیصلہ جس کے ذریعہ آریہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ملزم ہو گئے۔ فقطع دابر القوم الذین ظلموا والحمد للہ رب العالمین ؛

فرقہ وہابیہ کے مولوی

ثناء اللہ صاحب ایڈیٹر اہل حدیث کو بلایا گیا۔ چنانچہ مولوی صاحب مذکور اپنے رسالہ مرقع دسمبر ۱۹۰۷ء میں لکھتے ہیں "مرزا صاحب نے ہمارے ساتھ مباہلہ کا ایک طولانی اشتہار دیا تھا" ساتھ ہی یہ واقعہ ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے حضرت مسیح موعود کی تحریر مباہلہ کو منظور نہیں کیا تھا۔ چنانچہ جواباً لکھدیا تھا" کہ یہ تمہاری تحریر مجھے منظور نہیں۔ اور نہ کوئی دانا اسے منظور کر سکتا ہے" (اہلحدیث ۲۶ اپریل ۱۹۰۷ء) بلکہ اپنی طرف سے یہ بات لکھدی تھی۔ کہ "خدا تعالیٰ جھوٹے۔ دغاباز۔ مفسد۔ نافرمان لوگوں کو لمبی عمریں دیا کرتا ہے" (رسالہ مرقع جولائی ۱۹۰۷ء)

اب خدا کی قدرت دیکھئے۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب ہی کے قرارداد کے موافق وہ خود ان چار صفات مذکورہ کے مصداق ٹھہرے۔ ایسی زندگی موت سے کہیں بدتر ہے۔ فانظر کیف کان عاقبۃ المکذبین ط مولوی صاحب مذکور کی یہ شرمناک چال، چوری اور سرزوری ملاحظہ ہو۔ کہ پہلے مباہلہ سے جان چرائی صاف انکار کر دیا۔ جیسا کہ اہلحدیث ۲۶ اپریل ۱۹۰۷ء میں لکھا ہے۔ مگر اب جا بجا کہتے پھرتے ہیں۔ کہ میرزا صاحب میرے مقابل مباہلہ میں فوت ہوئے۔ بلکہ یہ حرکتیں بھی دیکھی گئی ہیں۔ کہ جہاں جیسا موقع دیکھا ویسا کہدیا۔ خدا ہی ایمان و دیانت عطا کرے۔ تو اصلاح ہو" مگر ہم اتنی تبلیغ کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ یضل من یشاء و یھدی من یشاء ولتسئلن عما کنتم تعملون بے شک خدا ہی کے ہاتھ ہر معاملہ ہے۔ لیکن جو کچھ اعمال کرتے ہو۔ ضرور ایک دن ان کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ پس دنیا کے سامنے تو بات بنانا آسان ہے۔ مگر خدا کو کیا جواب دو گے۔ انہ بما تعملون خبیر ؛

دہلی کے مولوی عبدالسلام نبیرہ مولوی سید نذیر حسین صاحب

وغیرہ نے مباہلہ کا اشتہار دیا۔ جس کا عنوان تھا "مرزائیوں کی غلط بیانی اور مباہلہ سے آنا کانی" یہ اشتہار ۲۰ اگست ۱۹۱۶ء میں شائع کیا گیا۔ جبکہ احمدی مبلغین کا وفد دہلی میں تبلیغ کر چکا تھا۔ اس اشتہار میں حضرت مسیح موعود کی کچھ عبارت انجام آتھم سے نقل کر کے اس پر تیاری و آمادگی ظاہر کی گئی۔ جو دعا مباہلہ ہے۔ جس کے بعض الفاظ یہ ہیں۔

"لیکن اے خدا علیم و خبیر اگر تو جانتا ہے۔ کہ یہ الہام جو میرے ہاتھ میں ہیں تیرے الہام ہیں۔ اور تیرے منہ کی باتیں ہیں۔ تو ان مخالفین کو جو اس وقت حاضر ہیں۔ ایک سال کے عرصہ تک دکھ کی مار میں مبتلا کر۔ کسی کو اندھا کر دے۔ اور کسی کو مجذوم کسی کو مفلوج الخ عبرت کا مقام ہے۔ کہ مولویان دہلی کے اشتہار پر ابھی ڈھائی ماہ بھی نہیں گذرے تھے۔ کہ مولوی عبدالسلام کو خدا نے موت کا شکار بنا دیا۔ اور وہ مفلوج ہو کر فوت ہو گئے۔ چنانچہ اخبار اہلحدیث ۱۰ نومبر ۱۹۱۶ء صفحہ ۱۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کالم میں اطلاع دی گئی۔ کہ "تمام فرقہ اہلحدیث کی نگاہیں مولوی عبدالسلام صاحب نبیرہ مولانا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی پر تھیں۔ جن کی بابت آج ہم بادل نخواستہ یہ خبر دیتے ہیں۔ کہ گذشتہ ہفتہ فالج سے فوت ہو گئے"۔ ان فی ذالک لعبرۃ لاولی الالباب۔

یاقومنا اجیبوا داعی اللہ

اس ربانی مبلغ و داعی کی دعوت قبول کرو۔ اور اگر تم اسے قبول نہیں کرتے۔ تو یاد رکھو خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ اور اپنے نبی سے یوں کہلواتا ہے۔ فان تولوا فقد ابلغتکم ما ارسلت بہ الیکم۔ اگر تم لوگ منہ پھیرتے ہو۔ سو میں تو جو کچھ لے کر بھیجا گیا تھا۔ وہ میں نے پہنچا دیا۔ ویستخلف ربی قوما غیرکم۔ اگر تم نہ مانو گے۔ تو خدائے پروردگار ایک ماننے والی قوم تمہارے بعد لائے گا۔ تم اس کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکو گے۔ پس اگر خدا کی فعلی کتاب، قانون قدرت، رموز فطرت اور قولی کتاب قرآن حکیم کی دلائل و براہین و آیات بینات سے نادان انجان بن کر محروم رہنا پسند کرتے ہو۔ تو پھر کس قانون۔ کس کتاب۔ کس فرمان۔ کس بات سے فائدہ اٹھاؤ گے۔ فبای حدیث بعدہ یؤمنون ط۔ دلائل کی موسلا دھار بارش۔ نشانات کی چمکتی ہوئی بجلیاں براہین کا گرجنے والا رعد۔ انصاف کا چاند۔ اگر تمہیں فائدہ نہ پہنچا سکا۔ تو آؤ الٰہی فیصلہ۔ انتہائی فیصلہ۔ موثر فیصلہ۔ آخری فیصلہ کر لیں۔ سنو سنو فرمان الٰہی سنو۔ تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم ثم نبتھل فنجعل لعنت اللہ علی الکاذبین ؛

تحفہ مسترباں

مسترباں مشین سیویاں کے فتنہ کا انکشاف ان کے صحیح و ناقابل تردید دیرینہ حالات۔ اور ان کے مطالبات کے مسکت خصم جوابات اگر دیکھنے ہوں۔ تو ۱۰ رکے ٹکٹ ڈاک بھیجکر مندرجہ عنوان رسالہ دفتر فاروق سے طلب کریں۔ انشاء اللہ تمام شکوک دور اور دل ایمان سے معمور اور طبیعت صحیح حالات پڑھکر مسرور ہو جائیگی۔ (مینجر فاروق)

احمدی مشن

حضرت مسیح موعودؑ کے احسانات

نمبر (۵)

(۱۹) پھر علاوہ ان احسانوں کے حضور نے ایک احسان مشرق پر کیا۔ وہ اس طرح کہ اس کو مغرب کا محسن بنا دیا۔ آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تربیت یافتہ مبلغ اسلام کی تبلیغ کے لئے وہاں کا استاد بن کر جاتا ہے۔ لوگ ہندوستان سے یورپ میں علم حاصل کرنے ڈگریاں اور سندیں لینے جاتے ہیں۔ مگر حضور کا شاگرد وہاں تہذیب اور علم اور روحانیت سکھانے جاتا ہے۔ اور انہیں اس خدائے واحد کا پرستار بنانے جاتا ہے۔ جس کو وہ قوم بدقسمتی سے بھلائے بیٹھی تھی۔ اور اس صراط مستقیم کی طرف جا کر راہنمائی کرتا ہے۔ جو کہ خدائے اسلام کے ذریعہ ساڑھے تیرہ سو سال ہوئے نازل کی تھی۔ دیکھو اب ہندوستان یورپ کا شاگرد نہیں ہوگا۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طفیل استاد ہوگا۔ نہ صرف یورپ کا بلکہ تمام مغربی ممالک کا ؛

---

(۲۰) اب سب سے آخر میں اپنی جماعت کو مخاطب کرتا ہوا اس احسان کی یاد تازہ کراتا ہوں۔ کہ جو حضور کی طفیل ہم پر ہوا۔ غیروں کو جانے دو کیا ہم ایسی قوم نہ تھے۔ جو علم سے عرفان سے قرآن سے محمد رسول اللہ سے بے بہرہ ہو رہے تھے۔ کوئی روحانیت ہم میں نہ تھی۔ نہ دعا کی حقیقت جانتے تھے۔ نہ خدا کی کامل معرفت حاصل تھی۔ ہم بالکل گرے ہوئے تھے۔ مسیح موعود علیہ السلام نے آکر ہم کو اس قدر اونچا کیا۔ اتنا اونچا کیا۔ کہ آسمان رفعت پر پہنچا دیا۔ دیکھو کس طرح دنیا کے دل حوادثات سے ہل گئے۔ سینکڑوں تحریکیں بڑے جوش سے ان میں پیدا ہوئیں۔ ہجرتیں ہوئیں۔ ترک موالات کا سوال بنا۔ خلافت کا طوفان بادل آیا اور برسا اور آخر پھٹ گیا۔ کانگریس اٹھی اور ایسی اٹھی۔ کہ ۳۳ کروڑ مخلوق کے دل ہلا دیئے۔ آخر احراریوں کا بے تمیز طوفان اٹھا اور دیکھتے ہی دیکھتے فنا ہو گیا۔ مگر ایک احمدی ہے۔ کہ جس کا دل مطمئن ہے۔ قلب میں اطمینان ہے۔ راحت اور سکون ہے۔ اور ایک چٹان پر کھڑا ہے کہ ہلتا ہی نہیں۔ آج دنیا ساری عزت اور وجاہت حاصل کر لے۔ اور سب سے زیادہ مرغوب چیز آزادی یا سوراجیہ لے لے۔ تو اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔ صرف اور صرف یہی کہ بھارت ماتا کی زمین ان کی ہو جائے گی۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں آسمان کا وارث بنا دیا۔ اور آسمان کی سلف گورنمنٹ ہمیں دے دی۔ جب آسمانی حکومت ہمارے ہاتھ ہے۔ تو یہ پیروں سے روندی جانے والی زمین کہاں بھاگ سکتی ہے۔ یہ بھی انشاء اللہ ہماری ہو کر رہے گی ؛

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں قسم قسم کے گندوں سے آکر نکالا۔ میں سچ کہتا ہوں۔ اگر مسیح موعود علیہ السلام آکر ہمیں بیدار نہ کرتے۔ تو آج ہم بھی دبنا المسیح کہنے والے ہوتے یا آریوں کی شدھی لیتے۔ اور یا پھر یورپ کی تہذیب میں مبتلا ہو کر اسلام کے احکام پر تمسخر کرتے اور محمد رسول اللہ پر درود پڑھنے کی بجائے گالیاں دینے والے ہوتے یا پھر قبروں پر ناک رگڑتے۔ اور مردوں سے مرادیں مانگتے پھرتے۔ اور بھنگ اور چرس اور شراب کے علاوہ بنکر چوریاں کرتے اور جیلوں کی رونق بڑھاتے یا حق ہو کرنے والے دشمن ایمان اور اسلام کے پیروں کے آگے سجدے کرتے۔ اور ان کی رنگ رلیوں میں شریک ہو کر اپنی عاقبت خراب کرتے۔ نمازوں کی لذت سے محروم ہو کر قرآن کے حقائق اور معارف سے بے بہرہ ہوتے۔ آج دنیا میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لیڈر بنتے ہیں۔ کہ لوگ اُن پر پھولوں کی بارش کریں۔ مگر آہ ہمارا لیڈر اُٹھتا ہے۔ پھولوں کی بارش میں نہیں۔ بلکہ پتھروں کی بوچھاڑ میں اُٹھتا ہے۔ لوگ تعریف نہیں کرتے بلکہ گالیاں دیتے ہیں۔ اور اس قدر ذلیل کرنے کے لئے مکر و فریب کرتے ہیں۔ کہ خدا کی پناہ۔ قتل کے مقدمات آپ پر کئے جاتے ہیں۔ عدالتوں میں آپ کو لے جایا جاتا ہے۔ کتابوں کی کتابیں آپ کی مخالفت کے لئے لکھی جاتی ہیں۔ گندے سے گندے الفاظ آپ کی شان میں بولے جاتے ہیں۔ اور خطوط بیرنگ لکھ لکھ کر گالیوں سے بھرے ہوئے آپ کی طرف ڈالے جاتے ہیں۔ آپ کی طرف آنے والے لوگوں کو روکا جاتا ہے۔ آریہ اس کی مخالفت کرتے ہیں۔ عیسائی آپ کے مٹانے کے درپے ہیں۔ سکھ آپ کے خلاف ہیں۔ اور مسلمان خون کے پیاسے ہیں۔ پیروں کا گروہ آپ کے خلاف۔ مریدوں کو بھڑکا رہا ہے۔ ادھر علماء ہیں کہ رات اور دن گلے پھاڑ پھاڑ کر عوام پر قابو پائے بیٹھے ہیں۔ یہ سب کچھ وہ مرد خدا برداشت کرتا ہے۔ اور ان مخالفتوں کے باوجود وہ رات اور دن کامیاب اور بامراد ہوتا جاتا ہے۔ اور ان ہی لوگوں سے نکل نکل کر ایک پاک جماعت بنتی جاتی ہے ؛

پس میرے دوستو ہم پر کس قدر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے احسانات ہیں۔ کہ ہم شمار بھی نہیں کر سکتے ہم میں تبلیغ اسلام کا سچا جوش آپ نے پیدا کر دیا۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری کا اخلاص اور صدق سے بھرا ہوا ولولہ ہمارے دلوں میں ڈال دیا۔ نظام وحدت میں جکڑ کر اور ایک انتظام کے ماتحت کر کے ہر قسم کے خطرات سے محفوظ کر دیا۔ اور سب سے آخر محمود جیسا رہنما اور خلیفہ دے کر ہر بھیڑیئے کے حملے سے ہمیں بچا دیا۔ آج اس فخر رسل کے کارناموں نے مسیح موعود کی جماعت کو چار چاند لگا دیئے۔ دنیا میں ہمارا سر بلند کر دیا۔ ہمیں بام رفعت پر پہنچانے کے لئے کس قدر اس کے دل میں تڑپ ہے۔ ہزاروں آندھیاں آئیں اور فتنے اُٹھے۔ اور جماعت کے دل بھی ہل گئے۔ مگر ہمارا کوہ گراں محمود اپنے جس ارادہ کو لے کر اُٹھتا ہے کامیاب ہوتا اور دنیا سے اپنی صداقت رائے منوا کر دم لیتا ہے۔ اگر مسلمان غلط روش اختیار کرتے ہیں۔ تو ان کی صحیح راہنمائی کر کے انہیں ہلاکت سے بچاتا ہے۔ ہجرت کا مسئلہ علماء نے گاندھی کی آڑ میں ایجاد کیا۔ تو فوراً اس کے نقصان بتا کر ایک جہان کو آگاہ کر دیا۔ اگر نامل ورژن کا ہتھیار مسلمانوں کو تباہ کرنے کے لئے کانگرس کے زر خرید علماء نے ایجاد کیا۔ تو اس کے بھی خلاف قادیان سے آواز اُٹھتی ہے۔ کہ مسلمانو یہ تمہارے لئے ہلاکت کا راستہ ہے۔ اس کو اختیار نہ کرنا۔ اس وقت نو مسلموں نے اس آواز پر کان نہ دھرا۔ مگر تجربہ اور لاکھوں روپیہ کے نقصان کے بعد اس آواز کی صداقت کے قائل ہوئے۔ پھر بائیکاٹ کا حربہ استعمال کیا گیا۔ تو اس میں بھی آپ نے قادیان کی آواز ہی راہنمائی کرتے سُنی۔ اور آخیر مسلمانوں کو اس کی بھی قدر کرنی پڑی۔ اور آج کشمیر کی ہمدردی کا سوال اُٹھا۔ تو بھی ہمارے پیارے محمود کی راہنمائی ہی واقعات نے صحیح کر دکھائی۔ غرضیکہ ہمیں ہر ہلاکت اور تباہی اور بربادی سے بچانے کے لئے مسیح موعود علیہ السلام نے ایسے اصول مقرر کر دیئے۔ کہ جن کو اختیار کر کے ہم دوسروں کی طرح تباہ ہونے سے بچ گئے۔ اور ہمیں ایسا جانشین دیا۔ جو دنیا کی کسی قوم کو نہ ملا۔ اور ایک وقت انشاء اللہ تعالےٰ آئے گا۔ کہ قادیان ہی مرجع جہان ہوگا۔ اور دنیا میں کوئی لیڈر اور کوئی سیاست دان ایسا نہ ہوگا۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز کے قبول کئے بغیر دنیا میں ترقی کر سکے۔ وما علینا الا البلاغ۔ اللھم صلی علی محمد وعلی عبدہ المسیح الموعود وبارک وسلم ؛

والسلام

(الراقم مستری غلام نبی سیالکوٹ)

مخالف کی زبان سے مسیح موعودؑ کی صداقت

خداوند کریم نے قرآن کریم میں کسی مدعی نبوت کے سچا معلوم کرنے کے لئے ایک یہ بھی معیار مقرر کیا ہے۔ جو اس آیت کریمہ سے ظاہر ہے۔ فقد لبثت فیکم عمراً من قبلہ افلا تعقلون۔ خداوند کریم کا یہ معیار ہمارے مخالفوں کو کہیں پناہ گزیں نہیں ہونے دیتا۔ کیونکہ مولوی محمد حسین بٹالوی جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام والصلوٰۃ کے اشد ترین مخالفوں میں سے تھا۔ وہ خود اپنی زبان سے تصدیق کرتا ہے۔ کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام والصلوٰۃ کے حالات سے خوب واقف ہوں۔ چنانچہ اس کے الفاظ یہ ہیں "مؤلف براہین احمدیہ کے حالات و خیالات سے جس قدر ہم واقف ہیں۔ ہمارے معاصرین ایسے واقف کم نکلیں گے"۔ ص ۱۷۶ اشاعۃ السنہ۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ مولوی صاحب موصوف حضرت مسیح موعود علیہ السلام والصلوٰۃ کے حالات سے اچھی طرح واقف تھے ؛

مولوی صاحب موصوف براہین احمدیہ پر ریویو کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں "مؤلف براہین احمدیہ اسلام کی مالی و جانی و قلمی و لسانی و حالی و قالی نصرت میں ایسا ثابت قدم نکلا ہے۔ جس کی نظیر پہلے مسلمانوں میں بہت ہی کم پائی گئی ہے"۔ ان الفاظ پر غور کرنے سے حضرت صاحب کی صداقت روز روشن کی طرح ثابت ہے۔ یا بلفظ دیگر یوں سمجھ لیجئے۔ کہ مولوی صاحب موصوف نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آیت مندرجہ بالا کا مصداق قرار دیا ہے۔

پھر خداوند کریم نے اُمت محمدیہ کو ایک ایسی دعا سکھائی ہے۔ جو پہلے کسی نبی کو نہیں سکھائی گئی:۔ وہ دعا یہ ہے۔ اھدنا الصراط المستقیم۔ صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن کریم نے اس آیت کی تشریح دوسری جگہ خود ہی کر دی ہے۔ اور فرمایا۔ کہ وہ لوگ جن پر اللہ تعالیٰ کے انعام ہوتے ہیں۔ وہ یہ ہیں:۔ من یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین۔ یعنی کہ مسلمانوں میں نبی۔ صدیق۔ شہداء اور صالحین ہونگے اب دیکھئے۔ صدیق۔ شہداء اور صالحین تو آنحضرت صلعم کے بعد بھی ہوتے رہے ہیں۔ لیکن کمی جس کی تھی وہ نبوت کا درجہ ہے۔ خداوند کریم نے اس کے پورا کرنے کے لئے حضرت مرزا صاحب کو چن لیا۔ جس کی تائید میں مولوی صاحب موصوف تحریر کر چکے ہیں۔ دوسری جگہ یہ بھی لکھتے ہیں:۔

ہم سب مریضوں کی ہے تجھ پہ ہی نظر
تم مسیحا بنو خدا کے لئے ص ۱۸۷

پہلے مولوی محمد حسین صاحب کا یہ بیان اور یہ ایمان تھا۔ لیکن جس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نبوت کا دعویٰ کرتے ہیں۔ تو سب سے پہلا یہی شخص ہے۔ جو حضرت مسیح علیہ السلام کی مخالفت پر کمربستہ ہوتا ہے۔ اور یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ بلکہ پہلے نبیوں کے ساتھ بھی ایسی مخالفت ہوئی ہے۔ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت صالح علیہ السلام والصلوٰۃ کو ان کے دعویٰ سے پیشتر سب لوگ سچا اور راستباز سمجھتے تھے۔ یہی نہیں بلکہ وہ یہ امید باندھے بیٹھے تھے۔ کہ یہ ہماری ترقی کا موجب ہوگا۔ لیکن جب حضرت صالح علیہ السلام نے دعویٰ نبوت کیا۔ تو ان کی قوم ان کو کہنے لگی۔ قالوا یا صالح قد کنت فینا مرجوا قبل ھذا۔ یعنی اے صالح تو تو ہم میں آج سے پہلے ایسا شخص تھا۔ جس کی امید کی جاتی تھی۔ کہ یہ ہماری ترقی کا موجب ہوگا۔ لیکن اب تجھے کیا ہو گیا۔ پس اس سے معلوم ہوا۔ کہ حضرت صالح کو ان کے دعویٰ سے پہلے سب لوگ سچا اور راستباز سمجھتے تھے۔ لیکن جب حضرت صالح نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ تو ان کی قوم نے متذکرہ بالا الفاظ استعمال کئے:۔

اب آپ لوگ اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ یہ سب نبیوں کے ساتھ ہوتا چلا آیا ہے۔ کہ جب انہوں نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ تو سب لوگ دشمن بن گئے۔ قرآن کریم میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ من اظلم ممن افتری علی اللہ الکذب او کذب بایتہ انہ لا یفلح الظالمین۔ کہ کاذب کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔ لیکن دیکھئے صداقت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دن دوگنی رات چوگنی ترقی کی اور ہو رہی ہے پھر خداوند کریم نے قرآن کریم میں یہ بھی فرمایا۔ کہ جھوٹا آدمی اپنے لئے ہرگز اور ہرگز بدنما نہیں کرے گا۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

پارہ پارہ کن منِ بدکار را
شاد کن ایں زمرۂ اخیار را

برادران ذرا غور کیجئے۔ کہ اس قسم کی دعا کوئی کاذب اپنے لئے بھلا مانگ سکتا ہے۔ جب تک کہ اس کو کامل ایمان نہ ہو۔ کہ میری تائید میں اللہ تعالیٰ ہے۔ والسلام (باقی دارد)

خاکسار سید محمد امین احمدی (از مظفر آباد)

وصیت نمبر ۳۷۸۲

سنکہ مسمات نور بیگم والدہ خاں عبدالمجید خاں قوم افغان عمر قریباً ۷۰ سال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۰/۳۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری آمد ۹/- روپیہ ماہوار ہے۔ میں نازسیت اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہونگی۔ میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط المرقوم۔ العبد۔ نشان انگوٹھہ موصیہ۔

گواہ شد:۔ سید محمد علی شاہ۔ انسپکٹر بیت المال قادیان۔

گواہ شد:۔ عبدالمجید خاں پسر موصیہ۔

پیغامی مشن

"قانون قدرت اور مسیح کی بن باپ ولادت"

نمبر (۵)

مضمون کے طوالت کے خوف سے اب میں یہاں پر وہ اقوال نقل کر دیتا ہوں۔ جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس مسئلہ کے متعلق اپنی مختلف کتب میں تحریر کئے ہیں۔ ورنہ میرا ارادہ تھا۔ کہ مسیح کی پیدائش کے متعلق جو روشنی قرآن کریم نے ڈالی ہے اس پر بھی اپنے علم کے مطابق بحث کرتا۔ مگر اس حصہ کو کسی اور صحبت کے لئے اٹھائے رکھتا ہوں۔ وما توفیقی الا باللہ:

(۱) "میں ہمیشہ سے اس بات پر ایمان رکھتا ہوں کہ حضرت عیسیٰ کا بے باپ پیدا ہونا ایک نشان تھا۔ اس بات پر کہ بنی اسرائیل کے خاندان میں اب نبوت کا خاتمہ ہوتا ہے"

(۲) "خود حضرت مسیح کی پیدائش بطور نشان کے تھی یعنے وہ بغیر باپ کے پیدا ہوئے۔ چونکہ نسل باپ سے شروع ہوتی ہے۔ اس لئے حضرت عیسیٰ بن باپ پیدا کر کے خدا نے بنی اسرائیل کو تنبیہ کیا کہ تمہاری شامت اعمال کی وجہ سے اس سلسلہ کو ختم کیا جاتا ہے..... خدا نے ان کو بدون باپ کے پیدا کیا۔ جو کہتا ہے۔ کہ ان کا باپ ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کے قانون کو توڑنا چاہتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے اس نشان کی جو انکی پیدائش میں رکھا تھا بے حرمتی کرتا ہے..... غرض مسیح علیہ السلام کا بن باپ پیدا ہونا بطور ایک نشان کتبہ کے تھا" ملفوظات احمدیہ ص ۲۸۹

(۳) "ہمارا اعتقاد اور ایمان یہی ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام بن باپ تھے۔ اور اللہ تعالیٰ کو سب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طاقتیں ہیں . . . . جو یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کسی کو بے باپ پیدا نہیں کر سکتا۔ ہم ایسے آدمی کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔" صفحہ ۳۳۰ ملفوظات احمدیہ یہ ملفوظات ہمارے محترم لاہوری بزرگ بابو منظور الٰہی صاحب کے مرتبہ اور پیغام بلڈنگ کے شائع کردہ ہیں۔ افسوس ہمارے لاہوری دوستوں نے ان سے بھی کچھ فائدہ نہ اٹھایا۔

---

(۴) ۱۹۰۳ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اوپر یہ سوال کیا گیا۔ کہ کیا قرآن شریف کی کوئی ایسی صریح آیت ہے۔ جس سے یہ ثابت ہو۔ کہ مسیح بن باپ پیدا ہوا۔ تو حضور نے جواباً فرمایا۔ کہ اوّل یحییٰ اور عیسیٰ علیہ السلام کے قصہ کو ایک جا بیان کرنا ہی اس امر پر دلالت کرتا ہے۔ کہ جس طرح پر حضرت یحییٰ علیہ السلام کی پیدائش خارق عادت طور پر ہوئی یعنے حضرت ذکریا علیہ السلام بہت بوڑھے تھے اور ان کی بیوی بانجھ تھی۔ اس طرح پر حضرت یحییٰ کی پیدائش کا حال اوّل قرآن نے بیان کیا ہے پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر کیا ہے۔ قرآن کریم کی یہ ترتیب صاف طور پر ظاہر کرتی ہے کہ ادنیٰ سے اعلیٰ حالت کی طرف ترقی کی ہے۔ یعنے جسقدر اعجاز یحییٰ کی پیدائش میں تھا۔ اس سے بہت بڑھکر مسیح کی پیدائش میں تھا۔ پس اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش اعجازی رنگ نہ رکھتی تھی۔ تو پھر یحییٰ کی پیدائش کا ذکر کر کے یہ ذکر ساتھ کیوں چھیڑا۔ اور حضرت مریم کا ذکر شروع کر دیا۔ اس میں یہی سر تھا۔ کہ کسی کو تاویل کی گنجائش نہ رہے۔ ان دونوں بیانوں کا یکجائی ذکر اعجازی امر کو صاف ثابت کرتا ہے۔ دوئم قرآن کریم نے فرمایا ہے۔ کہ ان مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل آدم اگر مسیح علیہ السلام بن باپ پیدا نہ ہوئے تھے۔ تو پھر قرآن شریف کی اس آیت کے کیا معنے ہونگے۔ اور آدم سے مماثلت کیا ہوئی۔ اور وہ کیا اعتراض مسیح پر تھا۔ جس کا یہ جواب دیا گیا۔ تاریخی بات یہی ہے کہ یہود آپ کی پیدائش کو ناجائز قرار دیتے تھے۔ کہ آپ کا کوئی باپ نہ تھا۔ اس پر خدا تعالیٰ نے یہود کو یہ جواب دیا۔ کہ آدم بھی تو بلا باپ پیدا ہوا تھا۔ بلکہ بلا ماں بھی۔ جو اعتراضات بلحاظ واقعات کے ہوتے ہیں۔ ان سے جواب کو بھی دیکھنا چاہیئے۔ اگر کوئی کہے کہ ایسا ہونا خلاف قانون قدرت ہے (جیسے لاہوریوں کا خیال ہے) تو پہلے اس کو چاہیئے۔ کہ قانون قدرت کی حد بست دکھا دے۔" الحکم ۱۷ مئی صفحہ ۲ ۱۹۰۳ء)

---

(۵) پھر عبد اللہ آتھم نے امرتسر میں حضور پر سوال کیا۔ کہ مسیح کا بن باپ پیدا ہونا مانتے ہو یا نہیں۔ تو حضور اس کو جواباً فرماتے ہیں۔ کہ "مسیح کا بن باپ پیدا ہونا میری نگاہ میں کچھ عجوبہ بات نہیں حضرت آدم ماں اور باپ دونوں نہیں رکھتے تھے۔ اب قریب برسات آتی ہے۔ ضرور باہر جا کر دیکھیں کہ کتنے کیڑے مکوڑے بغیر ماں اور باپ کے پیدا ہو جاتے ہیں۔ پس اس سے مسیح کی خدائی کا ثبوت نکالنا صریح غلطی ہے۔" جنگ مقدس صفحہ ۱۶۵

(۶) پھر ایک آریہ اپنے مذہبی جلسہ میں جو لاہور میں دسمبر ۱۹۰۷ء کو ہوا تھا۔ سوال کرتا ہے۔ کہ مریم کس طرح کنواری ہونے کی حالت میں حاملہ ہو گئی۔ اس کا جواب حضور اپنی کتاب چشمہ معرفت میں یوں دیتے ہیں۔

"جبکہ وید کے بیان کی رُو سے کروڑہا مرتبہ بلکہ بے شمار مرتبہ خدا نے اس طرح دنیا کو پیدا کیا۔ تو پھر اس طرح اگر یسوع بھی پیدا ہو گیا۔ تو اس میں کیا حرج ہے۔ اس اعتراض کی اصل جڑ تو صرف اسی قدر ہے۔ کہ بغیر مرد اور عورت کے ملنے کے کیونکر انسان پیدا ہو گیا۔ مگر جو شخص اپنا یہ عقیدہ رکھتا ہے۔ کہ اس سے پہلے کروڑہا بلکہ بے شمار مرتبہ ایسا اتفاق ہو چکا ہے۔ کہ اسی دنیا میں یہی انسان جو اب موجود ہیں بغیر مرد اور عورت کے ملنے کے پیدا ہوتے رہے ہیں۔ وہ کس منہ سے کہہ سکتا ہے۔ اور اس کا کیونکر یہ حق ہے کہ یہ اعتراض کرے۔ کہ یسوع کی پیدائش خلاف قانون قدرت ہے۔ جبکہ بڑے بڑے محقق طبیبوں نے جو ہم سے پہلے گذر چکے ہیں۔ اس قسم کی پیدائش کی مثالیں لکھی ہیں۔ اور نظیریں دی ہیں۔ اور ان کی تحقیق کی رُو سے بعض اس قسم کی بھی عورتیں ہیں۔ کہ قوت رجولیت اور انثیت دونوں ان میں جمع ہوتی ہیں۔ اور کسی تحریک سے جب ان کی منی جوش مارے تو حمل ہو سکتا ہے۔ . . . . اور یہ خود تعجب کی جگہ نہیں۔ کیونکہ جس حالت میں برسات کے ایام میں ہزارہا کیڑے مکوڑے خود بخود مٹی سے ہی پیدا ہو جاتے ہیں۔ تو اگر خدا نے کوئی ایسا نمونہ نوع انسان میں بھی پیدا کر دیا۔ تو کیوں اس کو انکار کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ اور کیونکر کہہ سکتے ہیں۔ کہ یہ امر خدا کے قانون قدرت کے برخلاف ہے . . . . پس ایسا قادر خدا جو ابتداء دنیا میں صرف مٹی سے انسان کو پیدا کر دیتا ہے۔ پھر اگر وہ کسی انسان کو صرف عورت کے نطفہ سے پیدا کر دے۔ تو یہ کونسی تعجب کی جگہ ہے (لاہوری دوستو غور کرو) ظاہر ہے۔ کہ نطفہ میں بہ نسبت مٹی کے بچہ پیدا ہونے کے لئے بہت قریب استعداد بعیدہ ہے۔ پس جبکہ تمہارا یہ اقرار ہے۔ کہ جو چیز استعداد بعید رکھتی ہے۔ اس سے انسان پیدا ہو سکتا ہے۔ تو پھر یہ کہنا کہ جو چیز بہ نسبت مٹی کے بچہ پیدا ہونے کے لئے استعداد قریب رکھتی ہے۔ اس سے بچہ پیدا نہیں ہو سکتا۔ اگر حماقت نہیں تو اور کیا ہے اسی وجہ سے خدا تعالیٰ نے یسوع کی پیدائش کی مثال بیان کرتے وقت آدم کو ہی پیش کیا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ ان مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل آدم خلقہ من تراب ثم قال لہ کن فیکون۔ یعنی عیسیٰ کی مثال خدا تعالیٰ کے نزدیک آدم کی ہے۔ کیونکہ آدم کو مٹی سے بنا کر پھر کہا۔ کہ تو زندہ ہو جا تو وہ زندہ ہو گیا۔" صفحہ ۲۱۷ چشمہ معرفت۔

---

(۷) "حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے باپ کی رُو سے اس قوم میں سے نہیں تھا۔ کیونکہ اس کا کوئی باپ نہ تھا جس کی وجہ سے وہ حضرت موسیٰ سے اپنی نسب ملا سکتا۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۸) " یاد رہے۔ کہ خدا نے بے باپ پیدا ہونے میں ..... حضرت آدم سے حضرت مسیح کو مشابہت دی ہے۔ اور یہ بات کہ کسی دوسرے انسان سے مشابہت کیوں نہیں دی۔ یہ محض اس غرض سے ہے۔ کہ تا ایک مشہور متعارف نظیر پیش کی جائے۔ کیونکہ عیسائیوں کو یہ دعویٰ تھا۔ کہ بے باپ پیدا ہونا حضرت مسیح کا خاصہ تھا۔ اور یہ خدائی کی دلیل ہے۔ پس خدا نے اس حجت کو توڑنے کے لئے وہ نظیر پیش کی جو عیسائیوں کے نزدیک مسلّم اور مقبول ہے۔ اگر خدا تعالیٰ اپنی مخلوقات میں سے کوئی اور نظیر پیش کرتا تو وہ اس نظیر کی طرح بدیہی اور مسلم الثبوت نہ ہوتی۔ اور ایک نظری امر ہوتا۔ ورنہ دنیا میں ہزارہا افراد ایسے ہیں۔ جو بے باپ پیدا ہوئے۔ اور غائت کار یہ امر امور نادرہ میں سے ہے نہ یہ کہ خلاف قانون قدرت اور عادت اللہ سے باہر۔" تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۱۵

(۹) " ہم نے مریم اور اس کے بیٹے کو بنی اسرائیل کے لئے اور ان سب کے لئے جو سمجھیں ایک نشان بنایا یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ کو بغیر باپ کے پیدا کر کے بنی اسرائیل کو سمجھا دیا۔ کہ تمہاری بداعمالی کے سبب نبوت بنی اسرائیل سے جاتی رہی۔ کیونکہ عیسیٰ باپ کی رُو سے بنی اسرائیل میں سے نہیں ہے۔" تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۹۸

(۱۰) " حضرت مسیح کا بغیر باپ کے پیدا ہونا بھی امور نادرہ میں سے ہے۔ خلاف قانون قدرت نہیں ہے کیونکہ یونانی مصری ہندی طبیبوں نے اس امر کی بہت سی نظیریں لکھی ہیں۔ کہ کبھی بغیر باپ کے بھی بچہ پیدا ہو جاتا ہے۔ بعض عورتیں ایسی ہوتی ہیں۔ کہ بحکم قادر مطلق ان میں دونوں قوتیں عاقدہ اور منعقدہ پائی جاتی ہیں۔ اس لئے دونوں خاصیتیں ذکر اور انثیٰ کی ان کے تخم میں موجود ہوتی ہیں۔ یونانیوں نے بھی ایسی پیدائشوں کی نظیریں دی ہیں۔ اور ہندوؤں نے بھی نظیریں دی ہیں۔ اور ابھی حال میں مصر میں جو طبی کتابیں تالیف ہوئی ہیں۔ ان میں بھی بڑی تحقیق کے ساتھ نظیروں کو پیش کیا ہے۔ ہندوؤں کی کتابوں کے لفظ چندر بنسی اور سورج بنسی درحقیقت انہی امور کی طرف اشارات ہیں۔ پس اس قسم کی پیدائش صرف اپنے اندر ایک ندرت رکھتی ہے۔ جیسے توام میں ایک ندرت ہے۔ اس سے زیادہ نہیں۔ یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ بغیر باپ پیدا ہونا ایک ایسا امر فوق العادت ہے۔ کہ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے خصوصیت رکھتا ہے۔ اگر یہ امر فوق العادت ہوتا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ہی مخصوص ہوتا۔ تو خدا تعالیٰ قرآن شریف میں اس کی نظیر جو اس سے بڑھ کر تھی کیوں پیش کرتا۔ اور کیوں فرماتا۔ ان مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل آدم خلقہ من تراب ثم قال لہ کن فیکون۔ یعنے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مثال خدا تعالیٰ کے نزدیک ایسی ہے جیسے آدم کی مثال۔ کہ خدا نے اس کو مٹی سے جو تمام انسانوں کی ماں ہے پیدا کیا۔ اور اس کو کہا ہو جا۔ تو وہ ہو گیا۔ یعنے جیتا جاگتا ہو گیا۔ اب ظاہر ہے۔ کہ اس امر کی نظیر پیدا ہونے سے وہ امر بے نظیر نہیں کہلا سکتا۔ اور جس شخص کے کسی عارضہ ذاتی کی کوئی نظیر مل جائے۔ تو پھر وہ شخص نہیں کہہ سکتا۔ کہ یہ صفت مجھ سے ہی مخصوص ہے۔"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۱ حاشیہ)

---

(۱۱) " اگرچہ ہم قرآن شریف کی تعلیم کی رُو سے یہ اعتقاد رکھتے ہیں۔ کہ وہ حمل محض خدا کی قدرت سے تھا۔ تا خدا تعالیٰ یہودیوں کو قیامت کا نشان دے۔ اور جس حالت میں برسات کے دنوں میں ہزارہا کیڑے مکوڑے خود بخود پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور حضرت آدم علیہ السلام بھی بغیر ماں باپ کے پیدا ہوئے۔ تو پھر حضرت عیسیٰ کی اس پیدائش سے کوئی بزرگی ان کی ثابت نہیں ہوتی۔ بلکہ بغیر باپ کے پیدا ہونا بعض قویٰ سے محروم ہونے پر دلالت کرتا ہے۔"

(چشمہ مسیحی صفحہ ۱۸)

لاہوری دوستو ایک طرف تم قرآن کریم سے مسیح کی بے باپ ولادت کا ثبوت دیتے ہو۔ اور دوسری طرف تمہارا مرشد کامل جس کو مسیح موعود مہدی معہود آخر زمان کہتے ہو۔ قرآن شریف کی رُو سے ہی یہ فرماتا ہے۔ کہ مسیح بن باپ پیدا ہوا۔ اب دو ہی رستے ہیں۔ یا تم مرشد کے مرشد بنو یا مرشد کے مرید۔ اور تیسرا راستہ یہ ہے۔ کہ مرشد کا دامن جو ڈھیلا تم نے پکڑا ہوا ہے۔ وہ بھی چھوڑ دو۔

(۱۲) " سولھویں خصوصیت مسیح میں یہ تھی۔ کہ وہ بن باپ پیدا ہونے میں حضرت آدم سے مشابہ تھے"

(۱۳) پھر حضور مسیح کے ساتھ اپنی مشابہت ثابت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ کہ:-

" یسوع مسیح میں یہ خصوصیت تھی۔ کہ وہ باپ کے نہ ہونے کی وجہ سے اسرائیل میں سے نہ تھا۔ مگر بایں ہمہ موسوی سلسلہ کا آخری پیغمبر تھا۔ جو موسےٰ کے بعد چودھویں صدی میں پیدا ہوا۔ ایسا ہی میں بھی قوم قریش سے نہیں ہوں۔"

(۱۴) گیارھویں خصوصیت مسیح میں یہ تھی۔ کہ بن باپ پیدا ہونے میں آدم کے مشابہ تھے۔"

(ریویو آف ریلیجنز جلد نمبر ۱۱ و ۱۲ صفحہ ۴۳۳ و ۴۳۴)

(۱۵) " اگر کہا جائے۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام بے باپ پیدا ہوئے تھے۔ اور یہ ایک امر فوق العادت ہے۔ پس شان مماثلت پوری نہیں ہوتی۔ اور باہم مشابہت کا ہونا ضروری ہے۔ جو سلیم الطبع لوگوں پر پوشیدہ نہیں ہے۔ ہم کہتے ہیں۔ کہ انسان کا بے باپ پیدا کرنا عادت اللہ میں داخل ہے۔ اور ہم اس کو قبول نہیں کرتے کہ یہ خارج از عادت ہے۔ اور نہ لائق ہے کہ اس بات کو قبول کیا جائے۔ کس لئے کہ انسان کبھی عورت کے نطفہ سے بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ اگرچہ یہ بات نادر ہو۔ اور یہ امر قانون قدرت سے بھی خارج نہیں ہے۔ بلکہ ہر قوم میں اس کی نظیریں پائی جاتی ہیں۔ اور اہل تجربہ طبیبوں نے ایسی نظیروں کا ذکر کیا ہے۔ ہاں ہم یہ بات قبول کر سکتے ہیں۔ کہ بغیر باپ کے ہونا قلیل الوقوع امر ہے بہ نسبت اس امر کے کہ اس کا مخالف ہے۔ اور اس امر عجیب کے مشابہ میری پیدائش ہے۔ کس لئے کہ میں توام پیدا ہوا ہوں۔ اور میرے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوئی۔ جو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ مرگئی۔ اور میں زندہ رہ گیا۔ اور اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ یہ امر واقعہ بھی نسبتاً عام پیدائش کے قاعدہ سے عجیب ہے۔" (خطبہ الہامیہ صفحہ حاشیہ (۱۶) "حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بے باپ پیدا ہونا بنی اسرائیل میں سے یہود کے لئے ایک تنبیہہ ہے اور ان کے زوال کی گھڑی پر ایک دلیل ہے۔ اور اس بات کی طرف اشارہ ہے۔ کہ ضرور نبوت ان سے منتقل ہو جائے گی۔" (ایضاً صفحہ حاشیہ)

(باقی وارد)

یہودی مشن

رسالہ کذبات مرزا کا جواب

(سلسلہ گذشتہ)

(از ماسٹر محمد علی اظہر)

---

(۴) فاخذتھم الرجفۃ فاصبحوا فی دارھم جثمین ۹/۷ ۔ پس اُن کو زلزلہ نے پکڑ لیا۔ اور وہ اپنے گھروں میں اوندھے گرے ہوئے رہ گئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب کے بعد زلزلوں نے جو قیامت برپا کی ہے۔ اس کے متعلق میں ایک نوٹ اخبار پایونیر سے پیش کرتا ہوں۔ دیکھو اخبار پایونیر ۲۲ اپریل ۱۹۰۶ء۔ ترجمہ

"۱۹۰۶ء ..... ایک تنہائی بھی نہیں گذرا۔ مگر ابھی سے اس کی تاریخ میں مصائب اور تباہیاں اس قدر جمع ہو گئی ہیں۔ جو دس سال کے لئے کافی ہیں۔ ایک ہفتہ بھی ایسا نہیں گذرتا جو ان تباہیوں کا نقشہ دنیا کے کسی نہ کسی حصہ میں ظاہر نہ ہو جاتا ہو۔ اور اس کی حرکت دنیا میں ہر طرف یکساں ہے۔ سب سے اوّل جزائر غرب الہند میں آتش فشاں مادہ کا پھوٹنا تھا۔ جس کے متعلق کہا گیا ہے۔ کہ ساٹھ سال کے عرصہ میں اس قدر شدت اس کی نہیں پائی گئی۔ اور اس کے ساتھ قریب قریب کے جزیروں میں بھی مادہ آتش فشاں کی حرکت بڑے زور میں ہوئی۔ اس کے بعد ایک تباہ کن طوفان اور سیلاب دریائے مس سیپی میں آیا۔ فاصلوں میں دو زلزلے نہایت ہی سخت یکے بعد دیگرے دو مہینوں کے اندر اندر آئے اور یہ زلزلے اس زلزلے سے شدت میں کہیں بڑھکر تھے۔ جس نے سان فرانسسکو کو تباہ کیا۔ اس کے بعد فرانس کی ایک کوئلہ کی کان میں خطرناک حادثہ آگ لگنے کا وقوع میں آیا۔ جس کی تباہی کی نظیر کسی کان کے حادثہ میں نہیں پائی جاتی۔ اور یہ واقعہ بھی ایسی جگہ ہوتا ہے۔ جہاں پہلے اس قسم کا کوئی خطرہ بھی نہ ظاہر ہوا تھا۔ اس حادثہ کے بچے ہوئے لوگ ابھی مشکل سے سطح زمین پر لائے گئے تھے۔ کہ جنوبی اٹلی کی طرف انسانی ہمدردی کو متوجہ ہونا پڑا۔ جہاں ویسیو وی ایس ایسی سختی سے پھٹا۔ کہ اس کی نظیر کئی صدیوں میں نظر نہیں آتی۔ اور اس قدر دور تک اس کی تباہی کا اثر پہنچا۔ کہ نیپلز بھی اس خطرے میں پڑ گیا۔ کہ خاکستر کے نیچے دبکر تباہ نہ ہو جائے۔ اس خوبصورت شہر کے امن کی نسبت ابھی پورا اطمینان نہ ہوا تھا۔ کہ یہ زمینی مادہ کیلیفورنیا کے نہایت خوبصورت اور سرسبز ساحل پر جا نکلا۔ اور ایک آن کی آن میں مغربی دنیا کے سب سے خوبصورت شہر کو خاک میں ملا دیا۔ اس عام اور سخت تباہی کی نظیر پہلی صدی مسیحی کے بعد اور کہیں نہیں نہیں ملتی۔ جبکہ زلزلے اور آتش فشاں کے مادے یورپ اور ایشیائے کوچک میں اسی طرح پھوٹ پھوٹ کر نکل رہے تھے۔ جن کا نقشہ کسی قدر مکاشفات میں ملتا تھا۔"

---

۱۸ اپریل ۱۹۰۵ء کا زلزلہ جو کانگڑہ کے پہاڑوں میں آیا۔ اور سارے پنجاب میں اس کا اثر پھیلا۔ وہ ابھی تک اہل پنجاب کو بھولا نہ ہوگا۔ مگر اس کے بعد بھی اب تک دنیا کے مختلف حصوں میں زلزلوں نے بڑی تباہیاں پھیلائی ہیں۔ پھر ۲۸ دسمبر ۱۹۰۸ء کو اٹلی میں زلزلہ آیا۔ جس سے مسینا۔ ایجیو ڈی کالبریا صفحہ ہستی سے حرف غلط کی طرح مٹ گئے۔ اور پایونیر نے اس کے متعلق لکھا۔ کہ ایسا زلزلہ پہلے کبھی نہیں آیا۔ اور غالباً آئندہ کبھی آ بھی نہیں سکتا۔ مگر ۱۳ جنوری ۱۹۱۵ء کو وہاں پھر زلزلہ آیا۔ اس کی نسبت ۱۵ جنوری کے ایک تار میں یہ خبر موصول ہوئی "شاہ و ڈکٹر عمانویل جنہوں نے اپنے عہد کے تمام زلازل کی تباہیاں بچشم خود ملاحظہ کیں۔ ان کا بیان ہے۔ کہ یہ (اورزانو کا زلزلہ) ان سب زلزلوں سے بڑھ گیا ہے۔ حتیٰ کہ زلزلہ مسینا سے بھی۔ کیونکہ اس کی تباہی و صفائی سے مسینا کی آبادی ۳۰ فیصدی حصہ جانبر ہو سکا تھا۔ لیکن موجودہ زلزلہ میں صرف ۳ فیصدی آدمی بچے ہیں۔ ایسا سخت زلزلہ پہلے دنیا میں کبھی نہیں آیا۔"

---

(۵) قوم عاد پر طوفان باد آیا تھا۔ چنانچہ فرمایا ہے فلما رأوہ عارضاً مستقبل اودیتھم قالوا ھذا عارض ممطرنا بل ھو ما استعجلتم بہ ریح فیھا عذاب الیم تدمر کل شیء بامر ربھا فاصبحوا لا یری الا مساکنھم کذالک نجزی قوم المجرمین ۲۶/۹ ۔ پس جب انہوں نے دیکھا۔ کہ وہ بادل کی طرح ان کے میدانوں کی طرف چلا آ رہا ہے۔ بولے کہ یہ تو برسنے والا بادل ہے۔ بلکہ وہ تو وہی ہے۔ جس کی تم جلدی کر رہے تھے۔ یعنی ہوا ہے۔ جس میں دردناک عذاب ہے۔ ہر شے کو اپنے رب کے حکم سے تباہ کر دیگا۔ پس ایسا ہوا کہ ان کے گھروں کے سوا کچھ نظر آنے کو نہ رہا۔ اسی طرح ہم مجرم قوم کو سزا دیا کرتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب کے بعد بھی ایسے تباہی خیز طوفان باد آئے۔ مثلاً (۱) الفضل ۱۴ جنوری ۱۹۱۴ء صفحہ ۱۲ "مولتین (برہما) میں آندھی کا نہایت شدید اور تند طوفان آیا۔ ہولناک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زور سے سینکڑوں درخت بجلیوں ٹیلیگراف کے بلے اُکھڑ کر گر پڑے۔ کارخانوں وغیرہ کی ٹین کی چھتیں کئی میل تک اڑ کر جا پڑیں۔ ایک آدمی کی جان ضائع ہوئی۔ خوفناک بگولے سے ٹوکیو میں بہت سی جانیں ضائع ہوئیں صرف ٹوکیو میں پندرہ ہزار مکانات دب گئے۔ سترہ لڑکے ایک پہاڑ سے کودتے ہوئے ہلاک ہوئے۔ انڈیانہ اور کیو میں کئی ملین ڈالر کا نقصان ہوا۔ ۶۰ سے زیادہ آدمی ہلاک اور دو سو مجروح ہوئے صوبجات متحدہ امریکہ میں سخت نقصان رساں طوفان آیا۔ کئی شہر تباہ ہوئے۔"

(ب) الفضل ۷ دسمبر ۱۹۳۸ء صفحہ ۱۲ "مانیلا ۲۸ نومبر گذشتہ شنبہ کو جزائر فلپائن پر بلا کا طوفان باد و باراں نازل ہوا۔ جس سے وہ تباہ و برباد ہوگیا۔ اب معلوم ہوا ہے۔ کہ صرف جزیرہ لیپیٹ میں دو سو اشخاص ہلاک اور دس ہزار بے خانماں ہوگئے۔ فصلوں کا کروڑوں ڈالر نقصان ہوا۔ ناریل۔ چاول اور سن پٹ کی فصلیں کلیتہً تباہ ہوگئی ہیں۔"

(ج) ۲۳ ستمبر ۱۹۳۰ء صفحہ ۱۲ "حیدر آباد (سندھ) میں ۱۶ ستمبر کو رعد و برق اور باد صرصر کا مہیب طوفان آیا۔ سینکڑوں درخت جڑ سے اکھڑ گئے۔ سڑکیں رُک گئیں۔ ایک ریلوے سٹیشن کی آہنی چھت روئی کے گالوں کی طرح اُڑ گئی۔

(د) الحکم ۱۷ جولائی ۱۹۰۵ء "نیٹال میں طوفان باد ۵۰۰ ہندوستانی اور ۵۰ یورپین نیٹال کے طوفان باد میں ضائع ہوئے۔ ۲۹ مئی کی شام کو سدرن انڈین ریلوے جو ارکونم سے جنگل پٹ کو جا رہی تھی ہوا سے اُلٹ گئی۔ مسافروں سے بھری ہوئی تھی۔

(ہ) الحکم ۱۷ جولائی ۱۹۰۵ء "دار السعادت میں ۱۰ اور ۱۱ جون کو سخت آندھی آئی۔ اور شدید طوفان باد چلا جس سے اکثر مکانات بیٹھ گئے۔ جنرل وصفی پاشا اپنے مکان کے نیچے دبکر فوت ہوگئے۔ اور اکثر لوگ زخمی ہوئے۔ محل چراغاں کو بہت صدمہ پہنچا۔ یہ محل سلطان عبد العزیز مرحوم نے سلطان کے محل یلدرین

کے نمونہ پر کئی کروڑ روپیہ خرچ کر کے تعمیر کروایا تھا۔ مسجد ایا صوفیا کا بھی ایک مینار مخدوش حالت میں ہے۔ اور اس کی چوٹی کی برجی گر گئی ہے (بعد کی خبر) ۲۰ جون کو سخت ہیبت ناک طوفان باد چلا۔ جو پہلے سے بھی بڑھ گیا۔ بہت سے عالیشان محل گر گئے۔ دریائے باسفورس میں بہت لوگ غرق ہوگئے۔"

(و) الحکم ۱۷ جولائی ۱۹۰۵ء "جنوبی سمندر میں سخت طوفان آیا۔ جس سے جان و مال کا بہت نقصان ہوا۔ جزائر کوئین وکیرولائن میں سے دو جزیرے تباہ ہوگئے۔ ہوا ایسی تند تھی۔ کہ کوئی شے اس مقابلے میں نہ ٹھہر سکتی تھی۔"

---

(۶) قوم لوط پر جو عذاب آیا۔ قرآن شریف میں اس کا نقشہ اس طرح کھینچا گیا ہے۔ فلمّا جاء امرنا جعلنا عالیھا سافلھا و امطرنا علیھا حجارۃً من سجیل منضود پس جب ہمارا حکم آیا۔ تو اُن کے اوپر کو نیچے کر دیا۔ اور ہم نے اس پر پتھر کی کنکریاں تہ بہ تہ برسائیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب کے بعد یہ عذاب بھی مختلف جگہوں پر نازل ہوا۔ چنانچہ ملاحظہ ہو۔

(ی) الفضل ۲۲ جنوری ۱۹۳۰ء صفحہ ۱۲ "شہر میکسیکو ۱۰ جنوری ویراکروز کے شمال مغرب میں تازہ زلزلے آئے ہیں۔ ۸ دیہات میں بہت زور کا جھٹکا محسوس ہوا۔ اور برباد شدہ علاقہ میں ایک بڑی بھاری جھیل نمودار ہوگئی۔ کریزابا کے کوہ آتش فشاں میں ایک نیا دہانہ چھوٹا ہے۔ جہاں پہاڑ کھل گیا ہے۔ اور گندھک اور آگ اور سیال آتشیں بڑی بڑی دور تک پھینک رہا ہے۔ گردونواحی علاقہ میں کھلبلی مچی ہوئی ہے۔ ماہران کی رائے میں ایک آتش فشاں پہاڑ جس کو خاموش فرض کر لیا گیا تھا۔ وہ پھر سرگرم ہوگیا ہے۔ اور یہی زلزلہ کا باعث ہے۔ پیوبلو کی ریاست میں جہاں بربادی چھائی ہے۔ تین ہزار مردہ نفیس شمار کی گئی ہیں۔ بہت سے زخمی آدمی زلزلہ کے بعد فاقہ مستی سے مر گئے۔"

(ب) الفضل ۳ جنوری ۱۹۳۱ء صفحہ ۱۲ "ہیگ ۲۴ دسمبر "مرایی" کی آتش فشانی سے تیرہ سو سے زائد اشخاص ہلاک ہو چکے ہیں۔ لاوا کی وجہ سے چالیس دیہات کلی یا جزوی طور سے ویران ہوگئے۔ سینکڑوں مواشی ہلاک ہوگئے۔ اور فصلیں تباہ ہوگئیں۔"

(ج) الفضل ۲۱ جنوری ۱۹۳۱ء صفحہ ۷ کاگوشیما (جاپان) سے ۱۳ جنوری کو یہ برقی خبر دی گئی۔ کہ شنبہ سے اب تک ساٹھ زلزلے آچکے ہیں۔ جو روزانہ جزیرہ سکورا شیما کوہ آتش فشاں سے آتشین مواد گراتے رہے۔ ایک گاؤں تو تباہ ہو چکا۔ اور باقی قرب و جوار کی بستیاں خطرے میں ہیں۔ بیس بیس میل کے فاصلہ تک بڑے بڑے پتھر پڑ کر فامطرنا علیھم حجارۃً کے معنی بتا رہے ہیں۔ آتشین مواد کاگوشیما تک پہنچ گیا ہے۔ جہاں سے ستر ہزار آدمی بھاگ گئے۔ اور صرف تار کے ملازمین مجبوراً وہاں ہیں۔ دریا کی طغیانی ان مصائب کو اور بھی بڑھا رہی ہے۔ کاگوشیما کا شہر جلی ہوئی راکھ سے ڈھنپا ہوا ہے۔ اور وہاں راکھ کا انبار ۱۵ فٹ گہرا ہے۔

(د) شیلانگ سے ۱۳ ستمبر کی ایک خبر ہے۔ کہ آسام اور دھومبڑی میں ۱۴ ستمبر کو زلزلہ آیا۔ اس سے مختلف مقامات سے زمین شق ہو کر پانی نکل آیا کئی تالاب ہموار ہوگئے۔ کئی سرکاری عمارتیں۔ عبادت گاہیں پل۔ ریلوے لائنیں زمین میں دھنس گئیں۔ راجہ صاحب گوری پور کے محلات بھی زمین میں دھنس گئے۔ اور عجیب بات یہ ہے۔ کہ یہ سب کچھ تین منٹ کے اندر اندر ہوا۔" (الفضل ۱۸ ستمبر ۱۹۳۰ء)

(ہ) الفضل ۱۸ ستمبر ۱۹۳۰ء۔ روم کی ۱۳ ستمبر کی خبر ہے۔ کہ ایک آتش فشاں کے پھٹ جانے سے اٹلی میں خوفناک تباہی آئی۔ آگ کا سیل رواں نظر آرہا تھا۔ جس نے بستیوں کو راکھ کا ڈھیر بنا دیا۔ اور سرخ چٹانیں

(باقی دارد)

ہوا۔ اور ہوا کی تیزی کی وجہ سے آگ کی لپٹیں بالکل جل گئیں۔ اور فصلیں بھی جل گئیں۔ انگور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(بقیہ مضمون صفحہ ۲)

اگر میں اپنی زندگی میں حصہ مذکور کی قیمت کا جزو یا تمام داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ مذکور کر دوں۔ تو وہ حصہ وصیت سے منہا کیا جاوے۔ نیز میرا گذارہ دوکانداری پر ہے۔ میں اپنی ماہوار آمدنی کا بھی ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہوں گا۔ اگر میرے مرنے کے بعد جس قدر جائداد ثابت ہو۔ اُس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہوگی +

گواہ شد:۔ حاجی غلام احمد ولد گامن خاں کریام ضلع جالندھر ؛

العبد:۔ شیر محمد مذکور نشان انگوٹھہ

گواہ شد:۔ غلام جیلانی خاں ولد شادی خاں سکنہ پنام ضلع ہوشیار پور ؛

وصیت ۳۸۳۴ء

کریم بی بی زوجہ غلام محی الدین قوم بٹ عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت جنوری ۱۹۳۰ء ساکن راجپال ڈاک خانہ سگنیلہ تحصیل میرپور۔ ریاست جموں و کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج ۴ ۱۲/۳۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اُس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ میرا یکصد روپیہ مہر خاوند کے ذمہ ہے۔ میرا ایک صد روپیہ کا زیور اس وقت موجود ہے ؛

العبد:۔ مسماۃ کریم بی بی نشان انگوٹھہ

گواہ شد:۔ غلام محی الدین خاوند موصیہ ۴ ۱۲/۳۲

گواہ شد:۔ ملک عزیز احمد انسپکٹر وصایا ۴ ۱۲/۳۲

گواہ شد: کاتب الحروف چراغ الدین مہتمم تبلیغ سرحد حال وارد بنوں

وصیت ۳۷۳۱ء

منکہ حکیم غلام حسین ولد حکیم نور احمد قوم منہاس راجپوت پیشہ ملازمت تاریخ بیعت اگست ۱۹۱۴ء ساکن رجوعہ ڈاک خانہ ہیلاں تحصیل پھالیہ ضلع گجرات حال مہاجر قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج ۴ ۸/۳۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

چونکہ میرے والدین زندہ ہیں۔ اس لئے میری جائداد موجودہ صورت میں کچھ نہیں ہے۔ میری ماہوار آمد موجودہ ۹/۱۰ ہے۔ میں تازیست ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میرا متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط ؛

العبد:۔ غلام حسن کارکن قادیان۔

گواہ شد:۔ محمد دین مالی ملازم صدر انجمن احمدیہ قادیان

گواہ شد:۔ علی محمد ولد میاں غلام الدین از قادیان۔

وصیت ۳۶۱۵ء

منکہ عزیزۃ الرحمٰن زوجہ قاضی عبدالرحمٰن صاحب قوم سید عمر ۱۶ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاک خانہ خاص تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲ ۴ ۱/۳۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد اس وقت ایک ہزار روپیہ کی ہے۔ اس میں میرا مہر ۵۰۰/- اور زیور ۳۰۰/- ظروف ۷۰/- میں شامل ہیں۔ اس کے سوا میری جائداد اس وقت اور کچھ نہیں۔ اس کے آٹھویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میری وفات کے وقت میری اور کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی آٹھویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

گواہ شد:۔ قاضی عبدالرحمٰن محرر تعلیم اعلیٰ۔

العبد:۔ عزیزۃ الرحمٰن بقلم خود۔

گواہ شد:۔ عطا محمد محرر دعوۃ و تبلیغ۔

وصیت ۳۳۷۹ء

میں محمود شاہ ولد سید رحمت علی شاہ صاحب قوم سید عمر ۲۷ سال بیعت ۱۹۰۶ء ساکن کلانور تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج ۴ ۸/۳۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ دو مکان واقع کلانور اندازاً قیمت ۵۰۰/- روپے ہے۔ لیکن میرا گذارہ اس پر نہیں۔ میری ماہوار آمدنی ۳۰/- روپے ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ اس جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ کروں۔ تو اسی قدر رقم اس کی قیمت سے منہا کر دی جائیگی ؛

العبد:۔ سید محمود شاہ سکنہ حال چک ۸۷/۶R ڈاک خانہ ۸۸/۶R

گواہ شد:۔ محمد ابراہیم سیکرٹری وصایا ننکانہ صاحب

گواہ شد:۔ محمد شریف وکیل منٹگمری +

حب اٹھرا (رجسٹرڈ)

(گودبھری)

مولانا حکیم نور الدین رضی اللہ عنہ شاہی طبیب کا ستر سالہ مجرب نسخہ حبِ اٹھرا گورنمنٹ آف انڈیا سے نظام جان اینڈ سنز کے لئے رجسٹرڈ ہو چکا ہے۔ جو دوسری جگہ سے نہیں مل سکتا۔ اگر آپ کو اولاد کی خواہش ہے۔ تو یہی حبِ اٹھرا رجسٹرڈ گھر میں استعمال کرائیں۔ اگر آپ نے بے اولادی کا اندھیرا دور کرنا ہے۔ تو حبِ اٹھرا رجسٹرڈ ضرور استعمال کرائیں۔ حبِ اٹھرا امراض اٹھرا کا تریاق ہے۔ اٹھرا کی شناخت حمل گر جاتے ہیں۔ مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ پیدا ہو کر مر جاتے ہیں۔ اٹھارہ سال تک نہیں پہنچتے۔ حبِ اٹھرا رجسٹرڈ رحم کی تمام کمزوریاں دور کرتی۔ بچہ کو طاقتور بناتی حمل کو گرنے سے روکتی اور پیدائش میں بھی آسانی ہوتی ہے بچہ اور والدہ کے لئے تریاق ہے۔ قیمت فی تولہ ۱/۴ عہ۔ مکمل خوراک ۱۱ تولہ۔ یکدم منگوانے پر صرف لہ ۱/۱۰ روپیہ علاوہ محصول۔ نصف منگوانے پر صرف محصول معاف +

المشتہر

نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان۔